سیوریج کے ٹینک صاف کرتے ہوئے دم گھٹنے سے 3 سفائی کارکن جاں بحق، ٹینکوں کو زہریلی گیسوں سے پاک کرنے کا مطالبہ

ریسکیو اہلکاروں کو 4 گھنٹے کی کوشش کے بعد لاشیں نکالنے میں کامیابی، ایک کارکن کو بچا لیا گیا

رپورٹ: ادارۂ تحقیقِ ماحول، نمائندہ خصوصی

شہر کے مختلف رہائشی علاقوں میں سیوریج کے بند ٹینک صاف کرتے ہوئے دم گھٹنے سے 3 سفائی کارکن جاں بحق ہو گئے۔ ریسکیو اہلکاروں کو 4 گھنٹے کی کوشش کے بعد لاشیں نکالنے میں کامیابی ہوئی جبکہ ایک کارکن کو زندہ بچا لیا گیا۔ حادثہ پیر کی رات محلہ کمہاراں اور گلشنِ اقبال کے قریب پیش آیا۔ متاثرہ کارکن ٹھیکے پر کام کرتے تھے اور انہیں کسی حفاظتی آلے یا گیس ماپنے والے آلے کے بغیر ٹینک میں اتارا گیا تھا۔

ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق پہلی کال رات 9 بج کر 40 منٹ پر موصول ہوئی۔ ٹیم موقع پر پہنچی تو ٹینک کے اندر زہریلی گیس کی مقدار خطرناک حد تک زیادہ تھی۔ ریسکیو اہلکاروں نے گیس کٹر اور ہائی پریشر پمپ استعمال کر کے ٹینک کو پانی سے خالی کیا اور پھر اندر داخل ہو کر لاشیں باہر نکالیں۔ زندہ بچنے والے کارکن کو طبی امداد دے کر ہسپتال منتقل کیا گیا۔

متاثرہ کارکنوں کی شناخت محمد یونس، عبدالستار اور کاشف علی کے نام سے ہوئی ہے۔ تینوں کے لواحقین کے مطابق ان کے پاس نہ کوئی تحریری معاہدہ تھا اور نہ ہی حفاظتی دستانے یا ماسک فراہم کیے گئے تھے۔ ایک لواحقین کا کہنا تھا کہ ٹینک صاف کرنے کا فی کس 1500 روپے طے ہوا تھا اور کام صرف ایک گھنٹے میں مکمل ہونا تھا۔

ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا کہ ٹینک صاف کرنے والی نجی کمپنیوں کے لائسنس کی تجدید کو 30 جون تک معطل کر دیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ ہر ٹینک صاف کرنے سے پہلے گیس ماپنے والے آلے کا استعمال لازمی قرار دیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے ٹھیکیداروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں۔ ریسکیو حکام نے یقین دہانی کرائی کہ زخمی کارکن کا علاج سرکاری خرچ پر کیا جائے گا۔

ادارۂ تحقیقِ ماحول کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سیوریج میں میتھین اور ہائیڈروجن سلفائیڈ جیسی گیسیں بغیر رنگ اور بو کے ہوتی ہیں جو چند سانسوں میں انسان کو بیہوش کر دیتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق ٹینک میں اترنے سے پہلے آکسیجن کی مقدار ماپنا اور ایک کارکن کا باہر رسی تھامے کھڑا رہنا بین الاقوامی طریقہ ہے، جو مقامی سطح پر شاذ و نادر ہی اپنایا جاتا ہے۔

شہری تنظیم شہری آواز نے مطالبہ کیا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ٹینک صاف کرنے والی مشینری کرایے پر دی جائے تاکہ کارکن ہاتھ سے کام نہ کریں۔ تنظیم کے مطابق اب تک 14 کارکن اسی طرح جان کھو چکے ہیں اور ہر حادثے کے بعد چند دن شور مچتا ہے اور پھر فائل بند ہو جاتی ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ لاپتہ کارکنوں کے لواحقین کو معاوضہ دیا جائے اور ذمہ دار ٹھیکیداروں کے نام شائع کیے جائیں۔

ریسکیو حکام کے مطابق زخمی کارکن کا طبی معائنہ کیا جا رہا ہے اور اس کے بیان کی بنیاد پر مزید تین ٹینکوں کی صفائی کے دوران پیش آنے والے واقعات کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ ادارۂ تحقیقِ ماحول کی ٹیم نے متاثرہ علاقے سے پانی کے نمونے حاصل کر کے لیبارٹری بھیج دیے ہیں تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ ٹینکوں کے قریب زیرِ زمین پانی زہریلی گیسوں سے کتنا آلودہ ہوا ہے۔

ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق ٹینک میں اتر